کیا ہر سال شبِ قدر میں تمام انسانوں کے نامۂ اعمال کا امام زمانہ (عج) کی خدمت میں پیش کیا جانا اور آپ سے دستخط لینا توحید کے منافی نہی

<"xml encoding="UTF-8?>

سوال : هم هرسال شب قدر میں اس امر کا مشاهده کرتے هیں که منبروں اورذرائع ابلاغ کے ذریعه سالانه مقدر کے بارے میں کها جاتا هے که ملائکه اعمال ناموں کو حضرت حجت (عج) کی خدمت میں پیش کرکے حضرت (عج) سے دستخط لیتے هیں۔ اس سلسله میں چند نکات قابل توجه هیں:

۱۔ توحید کے مباحث سے جو استنباط کیا جاتا هے وه یه هے که بندوں کا مقدر صرف خدا کے هاتھ میں هے اور جوکچھ بعض سٹیجوں پر کها اور کتابوں میں لکھا جاتا هے، وه اس معنی میں هے که خداوند متعال نے دنیا کے نظم و انتظام کاکام امام معصوم (ع) کو سونپا هے۔

۲۔ چونکه شب قدر گزشته امتوں میں بھی رائج تھی، مذکوره دعویٰ کے صحیح هونے کی صورت میں، مثال کے طور پر حضرت عیسیٰ (ع) سے پیغمبر اسلام صلی الله علیه وآله وسلم کے زمانه تک ۵۰۰ ساله وقفه کے دوران ان نامه اعمال پر کون دستخط کرتا تھا؟

۳۔ کم از کم میں نے دوتفسیروں، تفسیر المیزان اور تفسیر نمونه میں سوره قدر و سوره دخان کے بارے میں جو تحقیق کی هے، اس میں اس مسئله (یعنی حضرت حجت علیه السلام کے توسط سے اعمال ناموں پر دستخط) کے بارے میں کوئی اشاره نهیں ملتا هے اور جو کچھ نقل کیا جاتا هے۔ وه سند کے بغیر روایت هے۔ مهر بانی کر کے اس سلسله میں اپنا نظریه بیان کیجئے؟

اجمالی جواب :

معتبر روایات کے مطابق بندوں کے تمام امور، پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم، امام معصوم علیه السلام اور حجت خدا عجل الله تعالی فرجه الشریف کے سامنے پیش کئے جاتے هیں اور چونکه اس وقت حجت خدا یعنی امام عصر عجل الله تعالی فرجه الشریف، حی و زنده هیں، اس لئے تمام امور حضر (عج) کی خدمت میں پیش کئے جاتے هیں۔
لیکن سوال کرنے والے کے اعتراض کے بارے میں یه کهنا هے که:
۱۔ گزشته امتوں میں شب قدر کا وجود نهیں تھا۔
۲۔ اگر هم اسے قبول نه کریں اور گزشته امتوں میں شب قدر کے وجود کے قائل هوجائیں تو همیں جاننا چاهئے که عقلی و نقلی دلائل کی بناء پر، کسی زمانے میں حتی که وقفه کے دوران بھی زمین حجت خدا (پیغمبر یا ان کے

وصی) سے خالی نهیں رهی هے۔وقفه کے دوران، زمین حجت خدا سے خالی نهیں تهی، بلکه اس چھ سو سال کے وقفه کے دوران رسول اور پیغمبر مبعوث نهیں هوئے هیں۔ بیشک حضرت عیسیٰ علیه السلام کے اوصیا اور جانشین زمین پر خدا کی حجت کے عنوان سے تهے، اس بناء پر کها جاسکتا هے که: وقفه کے دوران شب قدر میں حجت خدا پر فرشتوں کا نازل هونا، حضرت عیسیٰ علیه السلام کے جانشینوں پر نازل هونا هے۔
۳۔ شب قدر میں بندوں کے اعمال پر امام علیه السلام کے دستخط، کرنے کا کام کسی صورت میں توحید کے منافی نهیں هے، کیونکه امام کے تمام اختیارات اور تصرفات خدا کی اجازت سے هوتے هیں اور امور میں طول کی صورت میں موثر هیں۔

تفصیلی جواب :

در حقیقت آپ کا سوال مندرجه ذیل چارسوالات پر مشتمل هے:
۱۔ کیا هر سال شب قدر میں فرشتے همارے نامه اعمال کو حضرت حجت عجل الله تعالی فرجه الشریف کی خدمت میں پیش کرکے ان سے دستخط لیتے هیں؟
۲۔ کیا اسلام سے پهلے بهی شب قدر تهی؟
۳۔ اگر اسلام سے پهلے شب قدر تهی، تو وقفه یعنی{حضتے عیسی علیه السلام اور پیغمبر اسلام صلی الله علیه وآله وسلم کی بعثت کے درمیانی زمانه} کے دوران فرشتے کس کی خدمت میں حاضر هوتے تهے؟
۴۔ کیا شب قدر میں بندوں کے ایک ساله مقدرات پر دستخط هونا توحید کے ساتھ موافقت رکھتا هے؟
۱۔ پهلے سوال کے جواب میں قابل بیان هے که،معتبر روایات کے مطابق بندوں کے تمام امور، پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم، امام معصوم علیه السلام اور حجت خدا کے سامنے پیش کئے جاتے هیں اور چونکه اس وقت حجت خدا یعنی امام عصر عجل الله تعالی فرجه الشریف، حی و زنده هیں، اس لئے تمام امور حضرت حجت{عج} کی خدمت میں پیش کئے جاتے هیں۔
امام جواد علیه السلام، امیرالمومنین حضرت علی علیه السلام سے نقل کرتے هیں که حضرت حجت (عج) نے ابن عباس سے فرمایا:"شب قدر هر سال هوتی هے اور خداوند متعال اس شب میں سال کے تمام امور نازل کرتا هے، رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم کے بعد بهی کچھ افراد ان امور کے ذمه دار هیں۔ ابن عباس نے امام سے پوچھا: وه کون لوگ هیں؟ امام علی علیه السلام نے جواب میں فرمایا: میں اور میری اولاد میں سے گیاره فرزند، هم سب امام هیں اور فرشتوں سے گفتگو کرنے والے هیں۔"[1]

۲۔ کیا شب قدر گزشته امتوں میں بهی تهی؟

متعدد واضح روایتوں اور آیه شریفه "خیر من الف شهر" کی شان نزول کے مطابق[2] یه الهی عطیات صرف اس امت سے مخصوص هیں، چنانچه ایک حدیث میں پیغمبر اسلام صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا هے:
"ان الله وهب لامتی لیلته القدر لم یعطها من کان قبلهم" یعنی، خداوند متعال نے میری امت کو شب قدر عطا کی هے اور گزشته امتوں میں سے کسی امت کو یه عطیه الهی نصیب نهیں هوا هے۔"[3]
البته سوره قدر کی ظاهری آیات سے معلوم هوتا هے که شب قدر نزول قرآن اور عصر پیغمبر اسلام صلی الله علیه

وآلہ وسلم سے مخصوص نہیں تھی، بلکہ [پیغمبر کے زمانہ سے]ہر سال دنیا کے خاتمہ تک تکرار ھوگی۔
فعل مضارع "تنزیل" کی تعبیر استمرار پر دلالت کرتی ھے، اور اسی طرح جملہ اسمیہ "سلام ھی حتی مطلع الفجر"کی تعبیر اس کے جاری رہنے کی علامت ھے، یہ بھی اس معنی کی گواھی ھے۔
اس کے علاوہ بھت سی روایتیں، (جو شاید تواتر کی حد میں ھیں) بھی اس معنی کی تائیدکرتی ھیں۔[4]

۳۔ اگر ھم اسے قبول نہ کریں اور گزشتہ امتوں میں شب قدر کے وجود کے قائل ھوجائیں تو ھمیں جاننا چاھئے کہ عقلی و نقلی دلائل کی بناء پر، کسی زمانے میں حتی کہ وقفہ کے دوران بھی زمین حجت خدا (پیغمبر یا ان کے وصی) سے خالی نہیں رھی ھے۔ وقفہ کے دوران، زمین حجت خدا سے خالی نہیں تھی، بلکہ اس چھ سو سال کے وقفہ کے دوران رسول اور پیغمبر کے نہ ھونے کے معنی یہ ھیں۔ بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصیا اور جانشین زمین پر خدا کے حجت تھے، اس بناء پر کہا جاسکتا ھے کہ: وقفہ کے دوران شب قدر میں حجت خدا پر فرشتوں کا نازل ھونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جانشینوں پر نازل ھونا ھے۔

وضاحت:

خداوند متعال سورہ "مائدہ" میں ارشاد فر ماتا ھے:"اے اھل کتاب تمھارے پاس رسولوں کے ایک وقفہ کے بعد ھمارا یہ رسول آیا ھے کہ تم یہ نہ کھو کہ ھمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں آیا تھا۔"[5]
حضرت عیسی علیہ السلام سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک کی درمیانی مدت تقریبا چھ سو سال کے وقفہ پر مشتمل تھی اسے"دوران فترت" کھتے ھیں۔ اس کے علاوہ مذکورہ آیہ شریفہ سے معلوم ھوتا ھے کہ اس مدت کے دوران کوئی رسول اور پیغمبر کا نہ ھونا زمین پر حجت خدا کے نہ ھونے اور انسان کے خدا سے رابطہ منقطع ھونے کی دلیل نہیں ھوسکتی ھے۔
بلکہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رھتی ھے۔ امام علی علیہ السلام نے کمیل سے مخاطب ھوکر فرمایا: " جی ھاں، زمین ھرگز حجت الھی سے خالی نہیں رھے گی،خواہ وہ حجت آشکار ھو یا مخفی اور نا شناختہ، تاکہ خداوند متعال کے احکام، دستور، دلیلیں اور نشانیاں ختم نہ ھو جائیں۔ ۔ ۔ خداوند متعال ان کے ذریعہ اپنی نشانیوں اور دلیلوں کی حفاظت کرتا ھے تاکہ وہ اپنے جیسے افراد کو یہ ذمہ داری سونپیں اور اس کے بیج کو اپنے جیسے انسانوں کے دلوں میں ڈال دیں ۔ ۔ ۔[6]"
اس لحاظ سے ھم اعتقاد رکھتے ھیں کہ زمین پر پھلا انسان حجت خدا تھا اور آخری انسان بھی حجت خدا ھوگا۔
بیشک"فترت" کے زمانے، یعنی حضرت عیسی ع سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ کے دوران حجت خدا موجود تھا۔ امام رضا علیہ السلام ایک روایت میں فرماتے ھیں:" بیشک کسی بھی زمانہ میں زمین حجت خدا سے خالی نہیں رھتی ھے۔[7]" اگرچہ ممکن ھے کہ ھم اس کے نام اور کوائف سے بے خبر ھوں، جس طرح ھم ایک لاکھ چوبیس ھزار پیغمبروں [ع] میں سے صرف ایک محدود تعداد کو جانتے ھیں۔
دوسری جانب ممکن ھے حجت (فرد) خدا نبی ھو یا اس کا جانشین، کیونکہ ھر پیغمبر کا ایک جانشین ھوتا ھے۔ اھل سنت اور شیعوں نے روایت نقل کی ھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر مایا ھے:" ھر پیغمبر کا ایک وصی ھے۔[8]"

اس لحاظ سے شیعوں کا یہ اعتقاد ھے کہ ھر زمانہ میں زمین پر خداوند متعال کا ایک حجت (فرد) ھوتا ھے، جو خدا کے فیض کا واسطہ اور اس کے دین کا محافظ اور لوگوں کا علمی مرجع ھوتا ھے۔
اس بناء پر کھا جاسکتا ھے کہ"فترت"یعنی وقفہ کے دوران شب قدر میں حضرت عیسی علیہ السلام کے وصی اور جانشین پر فرشتے نازل ھوتے تھے۔
البتہ، جو اعتراض اس تجزیہ پر کیا جاتا ھے، وہ یہ ھے کہ اگر چہ ھرزمانہ میں دنیا میں خدا کا ایک حجت ھوتا ھے ، جو خدا کے فیض و بر کات کا ذریعہ، دین کا محافظ اور لوگوں کےلئے علمی مرجع ھوتا ھے، لیکن شاید ھم،تمام جانشینوں کی خدمت میں حجت خدا ھونے کے باوجود بندوں کے اعمال پیش کئے جانے کی کوئی دلیل پیش نہ کرسکیں۔ لیکن چونکہ ھم اعتقاد رکھتے ھیں کہ گزشتہ امتوں میں شب قدر نھیں تھی، اس لئے کوئی مشکل نھیں ھے۔

۴۔ کیا پیغمبروں کے ایک سال کے اعمال کے مقدرات پر شب قدر میں دستخط کیا جانا توحید سے مطابقت رکھتا ھے۔
حجت خدا زمین پر خدا کا خلیفہ اور اس کا نمایندہ ھوتا ھے اور اس کا انجام پانے والا ھر کام خدا کے ارادہ و اجازت سے ھوتا ھے اور یہ کام امور پر طول کی صورت میں اثر رکھتا ھے۔ اس لحاظ سے یہ کام کسی صورت میں توحید کے منافی نھیں ھے۔ امام مھدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف فرماتے ھیں:"ھمارے دل، مشیت الھی کے ارادہ کے ظرف ھیں۔ اگر وہ چاھے تو ھم بھی چاھتے ھیں۔[9]
اور اگر ھم اس امر کے معتقد ھیں کہ فرشتے ھر سال شب قدر میں ھمارے نامہ اعمال کو حضرت حجت عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی خدمت میں پیش کرکے ان سے دستخط لیتے ھیں، تو یہ کام خداوند متعال کے ارادہ اور مشیت سے انجام پاتا ھے اور یہ توحید سے کسی صورت میں منافات نھیں رکھتا ھے۔ جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا ھے:" میں تمھارے لئے مٹی سے پرندہ کی شکل بناؤ ں گا تو وہ حکم خدا سے پرندہ بن جائے گا"[10]یہ کسی صورت میں توحید کے منافی نھیں ھے۔[11]

[1] ۔ ایضا، ص۵۳۲۔
[2] ۔بعض تفسیروں میں آیا ھے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے جنگی لباس زیب تن کرکے ایک ھزار ماہ تک اس لباس کو نھیں اتارا اور مسلسل جھاد فی سبیل اللہ میں مشغول ﴿اور آمادہ﴾ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے یہ سن کر تعجب کیا اور اظھار تمنا کی کہ کاش اسی قسم کی سعادت انھیں بھی میسر ھوتی! اس کے بعد مذکورہ آیہ شریفہ نازل ھوئی اور اس میں بیان ھوا کہ:" شب قدر ھزار ماہ سے برتر ھے۔"
ایک دوسری حدیث میں آیا ھے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار افراد کا ذکر کیا جنھوں نے گناہ کے بغیر اسی سال تک خدا کی عبادت کی تھی، اصحاب نے سن کر تمنا کی کہ کاش انھیں بھی ایسی توفیق حاصل ھوتی! تو اس سلسلہ میں مذکورہ آیہ شریفہ نازل ھوئی۔ تفسیر نمونہ، ج ۲۷، ص۱۸۳۔
[3] ۔ تفسیر نمونہ ، ج۲۷، ص ۱۹۰، دار الکتب الاسلامیہ، طبع تھران، سال ۱۳۷۴ ش، طبع اول۔
[4]۔ مزید آگاھی کے لئے ملاحظہ ھو: سوال 3118﴿سایٹ: 3391﴾، عنوان: تعدد شب قدر۔
[5] ۔ مائدہ، ۱۹۔
[6] ۔ نھج البلاغہ ﴿فیض اسلام﴾، کلمات قصار، حکمت ۱۳۹۔
[7] ۔ صدوق،محمد بن علی، عیون اخبارالرضا﴿ع﴾، ج ۲، ش ۱۲۱، انتشارات جھان، ۱۳۷۸ ہ۔ ش۔

[8] ۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ج٦، ص ۲۲۱، دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۴ ه ش۔

[9] ۔مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج ۵۲، س ۵۱، طبع اول موسسه الوفاء، لبنان، ۱۴۰۴ ه ق۔

[10] ۔آل عمران، ۴۹۔

[11] .مزید آگاهی کے لئےملاحظہ هو: سوال 3470﴿سایت:3736﴾، عنوان: تعریف شرک و

قسام آن؛ سوال ۱۵۹۴﴿سایٹ:۱۵۸۹﴾، عنوان: توحید و استمداد از غیر خد